يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ ترمذی لَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ دارمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرۃ العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بیادِ: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگرانِ اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیرِ اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 25 | جُمعۃُ المُبارک 27 جون تا 5 جولائی 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ''

نظام الاوقات رمضان المبارک بابت سال 1435ھ بمطابق 2014ء

پہلا عشرہ							دوسرا عشرہ							تیسرا عشرہ						
رمضان المبارک	دن	جون جولائی	انتہائے سحر گھنٹے	انتہائے سحر منٹ	غروب آفتاب گھنٹے	غروب آفتاب منٹ	رمضان المبارک	دن	جولائی	انتہائے سحر گھنٹے	انتہائے سحر منٹ	غروب آفتاب گھنٹے	غروب آفتاب منٹ	رمضان المبارک	دن	جولائی	انتہائے سحر گھنٹے	انتہائے سحر منٹ	غروب آفتاب گھنٹے	غروب آفتاب منٹ
1	اتوار	29	3	21	7	11	11	بدھ	9	3	27	7	10	21	ہفتہ	19	3	34	7	08
2	پیر	30	3	21	7	11	12	جمعرات	10	3	28	7	10	22	اتوار	20	3	35	7	07
3	منگل	کیم	3	22	7	11	13	جمعہ	11	3	28	7	10	23	پیر	21	3	35	7	06
4	بدھ	2	3	23	7	11	14	ہفتہ	12	3	29	7	10	24	منگل	22	3	36	7	06
5	جمعرات	3	3	23	7	11	15	اتوار	13	3	30	7	09	25	بدھ	23	3	37	7	05
6	جمعہ	4	3	24	7	11	16	پیر	14	3	31	7	09	26	جمعرات	24	3	38	7	05
7	ہفتہ	5	3	24	7	11	17	منگل	15	3	32	7	09	27	جمعہ	25	3	39	7	04
8	اتوار	6	3	25	7	11	18	بدھ	16	3	32	7	09	28	ہفتہ	26	3	40	7	03
9	پیر	7	3	26	7	11	19	جمعرات	17	3	33	7	08	29	اتوار	27	3	41	7	02
10	منگل	8	3	27	7	11	20	جمعہ	18	3	34	7	08	30	پیر	28	3	42	7	02

نوٹ: یہ نظام الاوقات صرف لاہور کے لیے ہے۔

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصولِ امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِيْ قَالَ اِصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جن کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا بیان کرتے ہیں یہ ایک دفعہ اپنی قوم سے باتیں کر کے انھیں ہنسا رہے تھے کیونکہ یہ مزاحیہ آدمی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کوکھ میں ایک لکڑی چبھودی تو انھوں (اسید بن حضیر) نے کہا مجھے بدلہ دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم بدلہ لے لو، انھوں نے کہا آپ پر تو قمیص ہے اور مجھ پر قمیص نہیں تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اوپر کردی تو اسیدؓ نے آپ ﷺ کو اپنے دونوں بازوؤں میں لے لیا اور آپ کے پہلو پر بھوسہ دینے لگے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ میری نیت یہی تھی۔ (ابوداود کتاب الادب باب فی قبلة الجسد ص 944 رقم الحدیث: 5224) اس حدیث مبارکہ پر غور کرنے سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں بڑی خوشگوار اور فرحت افزا زندگی بسر کرتے، ان کے درمیان موجودہ دور میں پایا جانے والا حاکم اور محکوم کے درمیان فرق موجود نہیں تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے درمیان بیٹھتے اور مختلف امور پر گفت وشنید کرتے ہوئے دینی امور کی پاسداری کرتے، آپس میں مزاح بھی کرتے اور مزاح کے جائز ہونے کے باوجود آپ ﷺ بطور مزاح بھی کسی سے زیادتی نہ کرتے کیونکہ شریعت مطہرہ نے ایسی ''مزاح'' کی صورت میں بھی کسی کے ساتھ زیادتی کرنے کی اجازت نہیں دی اور اگر ایسی صورت میں کسی سے زیادتی ہوجائے تو شریعت مطہرہ نے وہاں قصاص رکھا ہے تاکہ ہونے والی زیادتی کی تلافی ہو سکے اور آئندہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کر سکے۔

جیسا کہ رسول اکرم ﷺ سے صحابی کو پہلو میں لکڑی لگی، اس نے قصاص کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے قصاص دینے کے لیے خود کو پیش کردیا اور اپنے وجود اطہر سے کپڑا اُٹھالیا تاکہ قصاص لینے والا مطمئن ہوجائے لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپ سے بے پناہ محبت تھی اسی محبت کی بنا پر ہی صحابی رسول نے جسم اطہر سے کپڑا اُٹھانے کا آپ ﷺ سے مطالبہ کیا تھا اور اسی محبت کے سبب آپ نے بھی اپنے صحابی کا مطالبہ قبول کرتے ہوئے قمیص کو اُٹھایا تو فرطِ محبت کے سبب صحابی رسول آپ کے جسم اطہر سے لپٹے اور جسد اطہر کو بوسہ دیتے ہوئے عرض کی کہ اللہ کے رسول آپ سے قصاص کا مطالبہ تو وجود اطہر کے ساتھ لپٹنے اور اسے بوسہ دینے کا ایک بہانہ تھا کیونکہ میں نے مطالبہ قصاص کے وقت اسی ''لپٹنے اور بوسہ لینے'' کی نیت کی تھی۔

(بقیہ ص:5)

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور
مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل اُم القریٰ مکہ مکرمہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث	1
اداریہ	2
الاستفتاء	4
تفسیر سورۃ الاعراف	6
رمضان المبارک کے فضائل	9
روزہ اور اس کے احکام ومسائل	12

زرتعاون

فی پرچہ......10 روپے
سالانہ......500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

ماڈل ٹاؤن لاہور کا المناک سانحہ جوڈیشل کمیشن کا بائیکاٹ کیوں؟

سترہ جون بروز منگل پنجاب پولیس نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں قائم ادارہ منہاج القرآن اور اس کے سربراہ طاہر القادری کی رہائش گاہ پر آپریشن کیا، پولیس کے مطابق ادارہ کے سربراہ نے سڑک شارع عام پر بیریئر لگا کر سڑک کو بند کیا ہوا تھا۔ مزید یہ کہ ادارہ کے اندر ناجائز اسلحہ کے انبار تھے، آپریشن کے دوران پولیس کی طرف سے فائرنگ پر آٹھ افراد موقع پر اور دو افراد ہسپتال میں جاں بحق ہو گئے اور اسی سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ آج کل میڈیا بہت تیز ہے مختلف T.V چینلز پر آپریشن براہ راست دکھایا گیا۔ بلاشبہ پولیس کی طرف سے اندھا دھند فائرنگ اور بہیمانہ تشدد دیکھ کر ہر آنکھ اشکبار تھی اور پھر گلو بٹ جیسے بدمعاش کی پولیس کی موجودگی میں گاڑیوں کی توڑ پھوڑ ایک مذموم حرکت تھی۔ پورے ملک کی سول سوسائٹی سیاسی و دینی جماعتوں نے اس اندوہناک واقعہ کی بھرپور مذمت کی۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے فوری طور پر چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کو واقعہ کی انکوائری کے لیے درخواست دے دی اور جناب چیف جسٹس پر مشتمل جوڈیشل کمیشن قائم کر دیا۔

وزیر اعلیٰ نے واقعہ سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور اعلان کیا کہ جوڈیشل کمیشن مکمل با اختیار ہوگا اور جن جن افراد پر کمیشن نے اس ایکشن کی ذمہ داری ڈالی انھیں عبرتناک سزا دی جائے گی حتیٰ کہ اگر کمیشن وزیر اعلیٰ کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو وہ فوری طور پر نہ صرف مستعفی ہو جائیں گے بلکہ اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دیں گے، وزیر اعلیٰ نے فوری طور پر وزیر قانون رانا ثناء اللہ سے استعفیٰ طلب کر لیا جو کہ فوری طور پر منظور بھی کر لیا گیا اور پرنسل سیکرٹری توقیر شاہ کو بھی ان کے عہدہ سے برطرف کر کے معطلی کے احکام جاری کئے۔ ادھر کینیڈا میں مقیم منہاج القرآن کے سربراہ طاہر القادری نے جوڈیشل کمیشن کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا، مزید برآں وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور دیگر پانچ سو افراد کے خلاف مقدمہ قتل کی ایف، آئی، آر، درج کرانے کا عندیہ دیا۔

وزیر اعظم پاکستان نے حکم جاری کیا کہ کمیشن کو اپنی انکوائری کرنے کے سلسلہ میں پنجاب حکومت

ہر قسم کا تعاون کرے حتیٰ کہ اگر وزیر اعلیٰ کو طلب کیا جائے تو وہ بھی کمیشن کے روبرو پیش ہوں۔ وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس واقعہ پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا ہے لیکن وطن عزیز میں کچھ سیاسی شخصیات ایسی بھی ہیں کہ اگر کہیں موسمی اثرات منفی انداز میں ظاہر ہوں تو انھیں اس میں بھی وزیر اعظم کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔ سیاست کی ابجد سے شناسائی رکھنے والا بھی یہ جانتا ہے کہ برسرِ اقتدار پارٹی ملک میں امن وسکون کی متمنی ہوتی ہے وہ کبھی بھی کسی مذہبی شخصیت یا ادارے سے ٹکرانے کی کوشش نہیں کرتی کیونکہ معمولی چنگاری بھی کبھی شعلہ جوالا بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات انٹیلی جنس ایجنسیوں کی طرف سے کسی مذہبی جماعت کی منفی سرگرمیوں کی اطلاع ملے تو سیاسی حکومت چشم پوشی سے کام لیتی ہے چہ جائیکہ ایک دینی ادارے کے درجن بھر طلباء کو گولیوں سے بھسم کر دیا جائے اور نوے کے قریب گولیوں سے زخمی کر دیئے جائیں یہ تو خود حکومت کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔

میاں نواز شریف تو طالبان کے ساتھ آخر وقت تک مفاہمت کا راستہ اپنانے کی کوششوں میں مصروف رہے۔ وہ ایک دینی ادارے میں رات کے وقت بڑے آپریشن کی اجازت کیسے دے سکتے تھے؟ کچھ بزرجمہر قسم کے سیاستدان اسے دو بھائیوں کے درمیان اختلاف کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ بڑے بڑے دھڑلے سے بیان دیتے ہیں کہ میاں شہباز شریف (چھوٹا بھائی) میاں نواز شریف (بڑے بھائی) کی حکومت کے خلاف سازش کر رہا ہے اور یہ سانحہ اسی کی کڑی ہے۔ کچھ ایسے رقیق القلب سیاستدان بھی ہیں کہ واقعہ ابھی پوری طرح وقوع پذیر بھی نہیں ہوا کہ صدمے سے نڈھال ہو کر حکومت کو فی الفور واپسی یعنی مستعفی ہونے کی تجویز پیش کر دیتے ہیں۔

ہمیں اس واقعہ سے کوئی کم صدمہ نہیں لیکن مسلسل غم کی حالت میں نڈھال سیاستدانوں سے پوچھتے ہیں کہ جب وہ ایک ڈکٹیٹر کے حامی تھے اور انھیں دس برس باوردی میں منتخب کرنا چاہتے تھے اس ڈکٹیٹر نے کراچی میں قتل عام کرا کر پچیس سے زائد تڑپتی لاشوں پر فضا میں مکے لہراتے ہوئے اسے اپنی فتح قرار دیا اور پھر جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے تصفیہ کے بعد (اس تصفیہ کرانے میں چوہدری شجاعت کا بھی حصہ تھا) ان معصوم، یتیم نوعمر دینی طالبات پر نہ صرف گولیاں برسائیں بلکہ فاسفورس بموں کے ذریعے نہ صرف ان ننھی طالبات کے جسموں کو بھسم کیا بلکہ قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جلایا اور پھر سنگدلی کی انتہاء دیکھو کہ معصوم طالبات کے جسموں کے حصے اور قرآن مجید کے ادھ جلے اوراق اسلام آباد کے گندے نالے میں تیرتے لوگوں نے دیکھے۔ رقت قلب کے یہ امین سیاستدان اس وقت کہاں تھے؟ اس وقت کے بدنام زمانہ صدر کو بھی مستعفی ہونے کا مشورہ دیتے۔

بہرحال یہ سانحہ پوائنٹ سکورنگ کا نہیں بلکہ انسانیت سوز واقعہ ہے۔ نہایت اخلاص کے ساتھ جوڈیشل کمیشن کے ساتھ تعاون کر کے ذمہ داروں کا تعین کرنا چاہیے۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے تعزیت کے لیے منہاج القرآن حاضری دینا چاہی تو کینیڈا کے شیخ نے انھیں اس امر کی اجازت نہیں دی، یہ ایسی بات کرنے کا موقع نہیں ہے ورنہ میں انھیں ضرور کہتا کہ اس خاندان کے احسانات تم زندگی بھر نہیں اُتار سکتے اگر احسان فراموش نہیں ہو۔ البتہ کینیڈا کے شیخ سے ایک بات ضرور پوچھوں گا کہ آخر ان طلباء کا قصور کیا ہے بے چارے غلطی سے اگر تمھارے ادارے میں داخلہ لے ہی بیٹھے ہیں تو ان پر کچھ رحم کرو۔ پہلے ان طلباء کو حکم ہوا کہ میں اسلام آباد فتح کرنے جا رہا ہوں لہٰذا اپنے ماں باپ، بہن بھائی سب کو لے کر لاہور سے میری فری ٹرانسپورٹ پر اسلام آباد پہنچو۔

بے چارے اپنے قبیلے کنبے کے ضعیف العمر افراد سے لے کر گودی کے معصوم بچوں تک کو لے کر حاضر ہوئے، خون منجمد کر دینے والی سردی میں بے چارے بیمار ہو کر ہسپتالوں میں پہنچے۔ اب آپ نے اتنی شدید گرمی میں انھیں امتحان میں ڈالنے کے لیے 23 جون کو پاکستان پہنچنے کا اعلان کیا اور ان طالب علموں کو استقبال کے نام پر خاندان سمیت حاضری کا فریضہ عائد کیا۔ اب شیخ الاسلام پہلے ہی مولوی تھے، پھر مولانا بعد ازاں علامہ پھر پروفیسر کے بعد ڈاکٹر اور آج کل شیخ الاسلام ہیں اور جوڈیشل کمیشن کا بائیکاٹ کئے بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب کیا ہوگا؟ ویسے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اگلی تجویز یہ دی ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف سے مشترکہ درخواست کرتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے کسی جج سے انکوائری کرائی جائے وہ اس پر بھی راضی نہیں۔ (بقیہ 16)

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

سعودیہ کی رویئت کا دوسرے ممالک میں معتبر ہونا؟

سوال: ہمارے ملک پاکستان میں ہر سال رمضان المبارک اور عیدالفطر کے چاند پر اختلاف کیا جاتا ہے کیونکہ قبائلی علاقہ جات میں عموماً سعودی عرب کے ساتھ ہی روزہ رکھا جاتا ہے کیا یہ بات خوش آئین نہیں کہ تمام مسلم ممالک سعودی عرب کے ساتھ ہی روزہ رکھیں اور عید پڑھیں تا کہ اُمت میں اتحاد کی فضاء قائم ہو سکے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں کہ کیا سعودیہ کی رویئت تمام ممالک کے لیے کافی ہے یا نہیں؟ سائل: عبداللطیف قلعہ سوندا سنگھ، ضلع اوکاڑہ

الجواب بعون الوہاب: روزہ اسلامی شعائر میں سے ہے اور شعائر اسلام کی کماحقہ تکریم کرنا اہل ایمان کے لیے ضروری ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عبادت بھی ہے، اس عبادت کو سرانجام دینے میں انسان حتی المقدور احتیاط سے کام لینا چاہیے تا کہ اس کی عبادت کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نواز دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھَلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ جب تم رمضان المبارک کا چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو جب تم ''عید کا'' چاند دیکھ لو تو روزہ افطار کرو۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الصوم باب قول النبی اذا رایتم الھلال فصوموا ج 9 ص 76 رقم الحدیث: 1906) اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صُوْمُوْ لِرُؤْیَتِہٖ وَأَفْطِرُوْا الرِّؤْیَتِہٖ تم ''رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو'' اور ''ماہِ شوال کا'' چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الصوم باب قول النبی اذا رایتم الحلال فصوموا ج 9 ص 76 رقم الحدیث: 1909)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے رمضان المبارک کا چاند دیکھ لیا ہے تو آپ نے فرمایا کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں؟ اُس نے کہا ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَأَذِّنْ فِي النَّاسِ يَا بِلَالُ أَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔ (ابوداود کتاب الصوم باب فی شھادۃ الواحد علی رؤیۃ رمضان ص 411 رقم الحدیث: 2340) ان روایات سے ثابت ہوا کہ جب ایک علاقے والے چاند دیکھ لیں تو پھر اس کے گردونواح میں رہائش پذیر لوگوں پر روزے فرض ہو جائیں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی شہادت قبول کرتے ہوئے خود بھی روزہ رکھا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

صاحب مغنی ابن قدامہ فرماتے ہیں: جب ایک علاقے کے رہائشی چاند دیکھ لیں تو اس کے گردونواح میں روزہ لازم ہو جاتا ہے۔ (المغنی ابن قدامہ ج 4 ص 328) اسی طرح کریب سے مروی ہے کہ اُم الفضل نے مجھے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا، میں نے اُم الفضل کا کام کیا اور رمضان المبارک کا چاند مجھے ملک شام میں ہی نظر آ گیا اور جمعرات کو میں نے خود چاند دیکھا پھر میں رمضان المبارک کے آخر میں مدینہ منورہ آیا تو ابن عباس نے مجھ سے وہاں کا حال پوچھا پھر چاند کا ذکر کیا میں نے عرض کی ہم نے جمعرات کو چاند دیکھ لیا تھا، انھوں نے فرمایا: تو نے خود دیکھا تھا، میں نے عرض کی کہ میں نے اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزہ رکھا سیدنا امیر معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباس نے

فرمایا ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے ہم اسی طرح روزے رکھیں گے یہاں تک کہ تیس 30 کی گنتی پوری ہوجائے یا ہم اس سے پہلے چاند دیکھ لیں میں نے کہا آپ کے لیے سیدنا معاویہؓ کی رویئت کافی نہیں تو ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ (مسلم کتاب الصیام باب بیان أن لکل بلد رویتھم ج 4جز 7ص 163رقم الحدیث: 1087) امام نوویؒ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ان لوگوں کی تردید کرتے ہیں جن کے نزدیک ابن عباسؓ کا کریب کی شہادت کو قبول نہ کرنا اس لیے تھا کہ ان کے نزدیک ایک آدمی کی شہادت معتبر نہیں تھی، فرماتے ہیں: لکن ظاهر حديثه انه لم يرده لهذا وانما رده لان الرؤية لم يثبت حكمها فى حق البعيد ابن عباسؓ کی حدیث کا ظاہر اس کو چاہتا ہے کہ (ابن عباسؓ نے کریب کی شہادت کو) ایک شہادت ہونے کی وجہ سے رد نہیں کیا بلکہ رد کرنے کی وجہ یہ تھی کہ دور والوں کے لیے رؤیت کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

صورت مسئولہ میں یہ حدیث ہر ملک کی رؤیت الگ الگ ہونے پر دلیل ہے کیونکہ ملک شام الگ ملک تھا جبکہ پاکستان اور سعودی عرب الگ الگ ملک ہیں۔اس لیے پاکستان یا دوسرے ممالک کے لیے سعودی عرب کی رؤیت کافی نہیں بلکہ ہر ملک کے لیے اُسکی اپنی رؤیت ہے جیسا کہ مذکورہ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ اسکے علاوہ پاکستان اور سعودی عرب کے مطلع کا بھی فرق ہے اس لیے سعودی عرب کے چاند کو بنیاد بنا کر روزے رکھنا یا افطار کرنا شرعا درست نہیں بلکہ حدیث رسول کی مخالفت ہے۔فقط

بقیہ: ایک تحقیقی مقالہ

خلاصہ: رفع یدین کرنے کی احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، اولیائے کرامؒ کی تعداد بہت زیادہ ہے اور احادیث بھی ہیں اور ترک رفع یدین کی احادیث تعداد میں کم اور ضعیف بھی ہیں اور آپ ﷺ کا تاحیات اس پر عمل رہا ہے اور خلفاء اربعہ کا معمول بھی تھا۔اس لیے ہم سب کو نبی کریم ﷺ کی اس سنت پر بھی عمل کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ سب کو اسوۂ حسنہ کے مطابق پوری زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بقیہ: درس حدیث

صحابی رسول آپ ﷺ سے قصاص لینے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے لیکن اس کے باوجود بھی آپ نے خود کو قصاص کے لیے پیش کر کے دنیا والوں پر واضح کیا ہے اگر تم معاشرہ میں امن چاہتے ہو تو تمھیں یہی طرز عمل اختیار کرتے ہوئے حاکم اور محکوم کا فرق مٹانا ہوگا اور قانونِ الٰہی کی پاسداری کرتے ہوئے قانون قصاص کو زمین پر نافذ کرنا ہوگا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّاُولِي الْاَلْبَابِ اے عقل مندو قانون قصاص میں تمھارے لیے زندگی ہے جب تک دنیا والے اس قانون پر عمل پیرا رہے تو زمین امن کا گہوارہ تھی۔جیسا کہ شاہ فیصلؒ نے فرمایا تھا کہ دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ایک عورت زیور پہن کر اکیلی کچھ میلوں کی مسافت طے کر سکے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا مال، عزت اور جان محفوظ نہیں رہے گی، لیکن سعودی عرب ایک ایسا خطہ ہے جہاں ملک کے ایک کونہ سے دوسرے کونے تک اکیلی عورت زیورات پہن کر بلاخوف وخطر سفر کر سکتی ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہاں حدود اللہ اور قصاص کا نظام رائج ہے۔

بقیہ: تفسیر

(۱۲) فضول خرچی سے بچنا (الاسراء: 27-26) (۱۳) جادو کا علاج بذریعہ جادو نہ کرانا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جادو کا علاج جادو سے کرانے کو شیطانی عمل قرار دیا ہے (سنن ابی داود کتاب الطب باب فی النشرۃ ص 695رقم الحدیث: 3868) (۱۴) لفظ ''اگر'' سے اجتناب کرنا۔(مسلم کتاب القدر باب فی الأمر بالقوۃ وترک العجز ج8جز16ص184رقم الحدیث: 2664)

اخذ شدہ مسائل:

(۱) ابلیس نے حکم الٰہی کو قیاس کا سہارا لیتے ہوئے ماننے سے انکار کیا تو لعنت کا مستحق ٹھہرا (۲) قیاس کرنا جائز ہے بشرطیکہ شرعی حدود وقیود کو ملحوظ خاطر رکھا جائے (۳) ابلیس نے اپنی غلطی پر نادم ہونے کی بجائے اپنی سزا کا قصوروار سیدنا آدمؑ کو قرار دیا اور قیامت تک مہلت مانگ کر اولادِ آدم کی مخالفت اور گمراہی پر کمربستہ ہوگیا (۴) شیطان کے شر سے بچنے کے لیے استعاذہ، مسنون ادعیہ اور شریعت اسلامی کے بتلائے ہوئے صبح وشام اسلامی وظائف کا ورد کرنا چاہیے کیونکہ مسنون اذکار کرنے سے انسان شیطان کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

(قسط نمبر 5)

گزشتہ سے پیوستہ

سیدنا ابوسعید خدریؓ اور سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْعِزُّ اِزَارُهٗ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُنَازِعُنِيْ عَذَّبْتُهٗ ''عزت اللہ تعالیٰ کی ازار (نیچے کی چادر) اور کبریائی اس کی اوپر کی چادر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو مجھ سے یہ چھیننے کی کوشش کرے گا میں اُسے عذاب دوں گا'' (مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الکبر ج 8 جز 16 ص 148 رقم الحدیث: 2620)

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ 'جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا' ایک صحابی نے عرض کیا ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتا خوبصورت ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور اُسے خوبصورتی پسند ہے، پھر فرمایا: اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ تکبر تو یہ ہے کہ حق کو جھٹلا دینا اور لوگوں کو اپنے سے حقیر سمجھنا۔ (مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانه ج 1 جز 2 ص 75 رقم الحدیث: 91)

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

شیطان نے اپنے گناہ اور سرکشی پر نادم اور تائب ہونے کی بجائے سیدنا آدم علیہ السلام کی دشمنی پر اُتر آیا اور اپنے قصور کا احساس کرنے کی بجائے سزا کا اصل سبب سیدنا آدم علیہ السلام کو قرار دیا اور خود قیامت تک مہلت مانگ لی جس کی غرض یہ تھی کہ وہ سیدنا آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم کو رحمت الٰہی سے اُسی طرح دور کرے جس طرح وہ بذات خود رحمت سے محروم ہو کر لعنت کا مستحق ٹھہرا۔ ابلیس کو مہلت دینے میں اللہ تعالیٰ کی مشیت وحکمت سیدنا آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم کا امتحان تھا یہ لوگ رحمن کے راستے پر چلتے ہیں یا شیطان کے راستے پر؟

مہلت ابلیس اور سرکشی:

جونہی شیطان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ملی تو اس نے دشمنی اور سرکشی کی حد کر دی اور سارا کا سارا الزام اللہ تعالیٰ پر لگا کر کہنے لگا کہ: قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ اے اللہ مجھے تو نے گمراہ کیا ہے کیونکہ تو نے ہی مجھے اپنے سے کم درجے کی مخلوق کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تاکہ جس سے میرے ضمیر کو ٹھیس پہنچی اور میں نے تیری حکم عدولی کی، میری ہلاکت، ذلت اور رسوائی کا سبب چونکہ آدمؑ بنا ہے اس لیے میں ہر ممکن کوشش کر کے اسے اور اس کی اولاد کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھوں گا اور ایسا گمراہی کا جال پھیلاؤں گا ان کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں غرضیکہ ہر طرف سے ان پر اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوں گا اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ لوگ کھائیں گے تیرا لیکن تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے نافرمان اور ناشکری کی ڈگر پر چل پڑیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ شیطان ابن آدم کے راستوں پر بیٹھ گیا ہے، وہ اسلام کی راہ پر بیٹھ جاتا ہے اور ابن آدم سے کہتا ہے کیا تو اسلام قبول کر کے اپنے دین کو اپنے آباؤ اجداد کو اور اپنے

باپ کے آباؤاجداد کے دین کو چھوڑ رہا ہے؟ مگر ابن آدم اس کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام کو اختیار کر لیتا ہے، پھر اسی طرح شیطان ہجرت کی راہ پر بیٹھ جاتا ہے اور مسلمان سے کہتا ہے کیا تو اسلام کے لیے ہجرت کر کے اپنی زمین اور اپنے آسمان کو چھوڑ رہا ہے؟ مہاجر کی مثال تو گھوڑے کی سی ہے جس کی رسی کو دراز کر دیا گیا ہو مگر مومن شیطان کی نافرمانی کر کے ہجرت کر لیتا ہے، پھر وہ مومن کے لیے جہاد کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے یہ تو بس نفس اور مال کی مشقت ہے، سو اگر تو جنگ کرے گا تو مارا جائے گا پھر تیری بیوی سے کوئی اور نکاح کر لے گا اور تیرا مال تقسیم کر لیا جائے گا مگر مردِ مومن شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان یہ (مذکورہ بالا) کام کرتے ہوئے فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے یا اگر شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اگر غرق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اگر اس کی سواری اس کو گرا دے اور وہ فوت ہو جائے تو بھی اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ (الموسوعة الحديثية مسند الامام احمد بن حنبل ج 25 ص 315 رقم الحديث: 15958 مسند احمد ج 3 ص 383 سنن نسائی کتاب الجهاد باب مالمن اسلم وهاجروجاهد ص 483 رقم الحديث: 3134)

شیطان کا حملہ اس قدر خطرناک ہے کہ ہر جانب اور ہر سمت سے وہ اولادِ آدم کو ہلاکت میں گرانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اسی لیے شیطانی وار سے بچنے کے لیے متعدد دعائیں احادیث میں موجود ہیں اور ان مسنون دعاؤں یعنی قرآنی وظائف کو اپنا معمول بنا کر شیطان کے وار سے بچنا ایک موحد کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔

(۱) سورۂ بقرہ کی تلاوت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (مستدرک حاکم کتاب فضائل القرآن باب ان الشيطان لايدخل بيتا ج 2 ص 267 رقم الحديث: 2107 صحيح الجامع الصغير ج 1 ص 258 رقم الحديث: 1170)

(۲) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ''جو شخص رات سوتے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیتا ہے اُسے یہ آیات (ہر مشکل سے) کافی ہو جاتی ہیں'' (مسلم کتاب صلاة المسافرين باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة ج 2 جز 2 ص 76 رقم الحديث: 807 بخاری کتاب المغازی ج 12 ص 176 رقم الحديث: 4008) ایک روایت میں ہے کہ جس گھر میں تین رات اس کی تلاوت کی جائے گی شیطان اس کے قریب بھی نہیں آئے گا۔ (جامع الترمذی کتاب أبواب فضائل القرآن باب ماجاء في آخر سورة البقرة ج 4 جز 8 ص 377 رقم الحديث: 2885)

آیت الکرسی:

شیطان سے بچاؤ کے لیے آیت الکرسی بھی ایک اہم آیت ہے اگر کوئی شخص رات کو بستر پر آ کر ایک مرتبہ آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو ساری رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ صبح ہونے تک اس کی حفاظت پر مامور رہے گا اور شیطان اس کے قریب بھی نہ آ سکے گا۔ (بخاری بشرح الكرماني كتاب الوكالة باب اذا وكل رجلا فرك الوكيل شيئا ج 10 ص 119 رقم الحديث: 2311)

گھر سے نکلنے کی دعا:

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، اللہ کی توفیق کے سوا کچھ نہ کرنے کی طاقت ہے اور نہ ہی کسی چیز سے بچنے کی'' تو اسکے لیے کہا جاتا ہے: ''تجھے کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا'' اور شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک دوسرا شیطان اس

سے مل کر کہتا ہے کہ تو ایسے شخص پر کیسے قابو پاسکتا ہے جسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہدایت دے دی گئی، کفایت کی گئی اور بچا لیا گیا۔ (جامع الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء مایقول اذا خرج من بیته ج 5 جز 9 ص 103 رقم الحدیث: 342610 سنن ابی داود کتاب الأدب باب مایقول اذا (خرج من بیته) ص 922 رقم الحدیث: 5095)

کلمہ تہلیل:

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ''تو اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس دن (شام تک) وہ شیطان کے شر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الدعوات باب فضل التهليل ج 22 ص 147 رقم الحدیث: 6403 مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ج 9 جز 17 ص 15 رقم الحدیث: 2691)

استعاذہ:

استعاذہ یہ ہے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے۔

استعاذہ کے چند اہم مقامات:

(۱) عقائد میں شیطانی وسواس کے وقت استعاذہ (۲) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت استعاذہ (۳) مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت استعاذہ (۴) ہم بستری کے وقت استعاذہ (۵) غصہ کے وقت استعاذہ (۶) کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت استعاذہ (۷) صبح وشام کا مسنون استعاذہ (۸) نیند میں بے چینی کے وقت استعاذہ (۹) بُرا خواب دیکھنے پر استعاذہ (۱۰) گدھے کی آواز سن کر استعاذہ (۱۱) دورانِ نماز شیطانی وسوسوں سے استعاذہ (۱۲) تلاوتِ قرآن مجید کے وقت استعاذہ (۱۳) بچوں کے لیے استعاذہ

شیطان سے بچاؤ کے لیے مختلف اعمال:

(۱) شام کے وقت بچوں کو گھروں میں روکنا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دروازے بند کر لینا۔ (بخاری کتاب بدء الخلق باب خیر مال المسلم غنم ج 13 ص 170 رقم الحدیث: 3304)

(۲) رات کو برتن ڈھانپ کر اور چراغ بجھا کر سونا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب بدء الخلق باب صفة ابليس وجنوده ج 13 ص 160 رقم الحدیث: 3280)

(۳) دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے اجتناب کرنا۔ (الموسوعة الحديثية مسند الامام احمد بن حنبل ج 24 ص 147 رقم الحدیث: 15421)

(۴) کھڑے ہو کر پانی پینے سے بچنا۔ (السلسلة الصحيحة تحت الحديث 175 سنن دارمی ج 2 ص 121)

(۵) مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنا۔ (سنن ابی داود کتاب الصلاة باب فی التشدید فی ترک الجماعة ص 102 رقم الحدیث: 547)

(۶) دورانِ نماز صفوں میں خلا نہ چھوڑنا۔ (سنن ابی داود کتاب الصلاة باب تسوية الصفوف ص 120 رقم الحدیث: 667)

(۷) غیر محرم عورتوں سے تنہائی اختیار نہ کرنا۔ (صحيح الجامع الصغير ج 1 ص 498 رقم الحدیث: 2546 صحیح)

(۸) جمائی کو روکنا۔ (مسلم کتاب الزهد باب تشميت العاطس ج 9 جز 18 ص 98 رقم الحدیث: 2995) (۹) جلد بازی سے اجتناب کرنا۔ (صحيح الترغيب والترهيب كتاب الذكر باب الترغيب فى التسبيح والتكبير ج 2 ص 242 رقم الحدیث: 1572) (۱۰) نماز میں ادھر اُدھر جھانکنے سے بچنا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الأذان باب الالتفات فی الصلاة ج 5 ص 106 رقم الحدیث: 751) (۱۱) کبوتر بازی سے بچنا۔ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ نے کسی کبوتر کا تعاقب کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: شیطان، شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ (صحيح الجامع الصغير ج 1 ص 692 رقم الحدیث: 3724 صحیح) (بقیہ ص: 5)

رمضان المبارک کے فضائل وبرکات

شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ'' [البقرہ:183]

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنے اندر لامحدود، ان گنت رحمتیں سموئے ہوئے ہے، اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں اور برکتیں نازل ہو رہی ہیں مسلمانوں کے لیے یہ ماہِ مقدس نیکیوں کی موسلا دھار بارش برساتا ہے اور ہر مسلمان زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ باقی مہینوں کا سردار ہے، خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جن کی زندگی میں یہ مہینہ آیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل کرنے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ انسان کائنات میں رہتے ہوئے جو بھی کام کرتا ہے اس کی کوئی غرض وغایت اور مقصد ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کی غرض وغایت اور مقصد تقویٰ کو قرار دیا ہے، ایک مسلمان روزہ کی وجہ سے برائیوں کو ترک کر دیتا ہے اور نیکیوں کی طرف راغب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اسکا ایمان بڑھ جاتا ہے

رمضان کا لفظ ''رمض'' سے نکلا ہے اور رمض کے مختلف معانی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ زمین اتنی شدت سے گرم ہو کہ اونٹ کے بچے کے پاؤں جل جائیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے سبب انسان کے گناہوں کو جلا دیتے ہیں یا پھر لفظ رمض اس بارش کو کہتے ہیں جو موسم خریف سے پہلے سخت گرم زمین پر برسے اور اسکو گرد وغبار سے پاک کر دے۔ مسلمانوں کے لیے یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کی بارش کا ہے جس کے برسنے سے مومنوں کے گناہ دھل جاتے ہیں

جبکہ عربی زبان میں روزے کے لیے ''صوم'' کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی رُک جانا کے ہیں یعنی انسان خواہشات اور کھانے پینے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک رُک جاتا ہے اور اپنے جسم کے تمام اعضاء کو برائیوں سے رُو کے رکھتا ہے۔

تقویٰ نام ہی اس چیز کا ہے کہ تمام برائیوں سے انسان نفرت کرنے لگے اور نیکیوں کی طرف لپک جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین تقویٰ کیا ہے؟ آپؓ نے فرمایا کیا تیرا گزر کبھی خاردار جھاڑیوں سے ہوا ہے تو وہاں سے کیسے گزرتا ہے؟ عرض کی کہ اپنے دامن کو سمیٹ کر، کانٹوں سے بچ کر گزرتا ہوں کہ کہیں خاردار کانٹوں کی وجہ سے میرا جسم زخمی نہ ہو جائے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا یہی تقویٰ ہے کہ مسلمان اس دنیا میں گناہوں سے اپنے دامن کو بچا کر گزر جائے اور آخرت کا رختِ سفر باندھ لے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے کے لیے ہی رمضان المبارک کا مقدس مہینہ مسلمانوں کو بطور تحفہ عطا کیا ہے جس میں مسلمان اپنے سابقہ گناہوں کی بخشش اپنے رب سے طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ومطہر اپنے بندوں کے سابقہ گناہ اپنی رحمت سے معاف کر دیتی ہے۔

رمضان المبارک کے ماہِ مقدس کے بارے میں قرآنی آیت میں سب سے پہلے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ اور آزاد پر فرض ہے اس میں مسلمان مرد اور عورت دونوں شامل ہیں، رمضان المبارک کا مہینہ 29 یا 30 دن کا ہوتا ہے مریض اور مسافر کے لیے دین اسلام نے رعایت دی ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھ لے اور گنتی پوری کرے

اسی ماہِ مبارک میں قرآن مجید کا نزول ہوا، جس کا ایک مطلب تو

بعض علماء اور مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ سب سے پہلی وحی جو غارِ حرا میں جبریل علیہ السلام لے کر آئے وہ رمضان المبارک کا ہی واقعہ ہے اور دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ قرآن مجید پورے کا پورا لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اُتار دیا گیا اور یہ بابرکت لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہے جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔'' اور ہزار مہینے کے ۸۳ سال ۴ مہینے بنتے ہیں جبکہ عام طور پر انسانوں کی عمریں بھی اس سے کم ہوتی ہیں لیکن اس امت پر اللہ تعالیٰ کی یہ کتنی مہربانی ہے کہ وہ ہر سال اسے لیلۃ القدر سے نوازتا ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے ۸۳ سال کی عبادت سے بھی زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے بعض معتمد علماء سے یہ بات سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ سے پہلے لوگوں کی عمریں دکھلائی گئیں تو آپ کو ایسا محسوس ہوا کہ آپ کی امت کی عمریں ان سے کم ہیں اور اس وجہ سے وہ ان لوگوں سے عمل میں پیچھے رہ جائے گی جن کو لمبی عمریں دی گئیں تب اللہ تعالیٰ نے اس کا ازالہ اس طرح فرمایا کہ امت محمدیہ کے لیے لیلۃ القدر عطا فرما دی۔ [موطا امام مالک، الاعتکاف باب ماجاء فی لیلۃ القدر ۱/۳۲۱ طبع مصر] اسی ماہِ مقدس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اس طرح روزہ رکھنا، نماز، زکوٰۃ اور حج عمرہ کی طرح ایک نہایت اہم عبادت ہے۔

روزے کی فضیلت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان (ایک روایت میں ہے کہ جنت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (بڑے بڑے) شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔'' [صحیح البخاری: ۱۸۹۸]

دوسرے مقام پہ فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے جس کے ذریعے سے بندہ جہنم کی آگ سے بچتا ہے'' [صحیح الجامع: ۳۸۶۷] ایک روایت میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ: ''روزہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے (بچاؤ کی) ڈھال ہے۔''

[صحیح الجامع: ۳۸۶۶]

ایک روایت میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت کے قریب) دور کر دیتا ہے'' [صحیح البخاری: ۲۸۴۰ صحیح مسلم: ۱۱۵۳]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنت (کے آٹھ دروازوں میں سے) ایک دروازے کا نام 'ریان' ہے جس سے قیامت کے دن صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی بھی داخل نہیں ہوگا، کہا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور (جنت میں داخل ہونگے) ان کے علاوہ کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی بھی اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔''

[صحیح البخاری: ۱۸۹۶ صحیح مسلم: ۱۱۵۲]

حضور ﷺ کا فرمان ہے: ''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے (پینے) سے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے روک دیا تھا پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روک دیا تھا پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔'' [صحیح الجامع بحوالہ مسنداحمد، مستدرک حاکم وشعب الایمان: ۷۲۰، ۲/۳۸۸۴]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی آزمائش ہوتی ہے اس کے بال بچوں کے بارے میں اسکے مال میں اور اس کے پڑوسی کے سلسلے میں ان آزمائشوں کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ ہی ہیں'' [صحیح البخاری: ۱۸۹۵ صحیح مسلم: ۱۴۴]

آزمائش کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ چیزوں کے ذریعے سے انسانوں کو آزماتا اور ان کا امتحان لیتا ہے۔ اولاد کی آزمائش یہ ہے کہ

انسان ان کی فرطِ محبت کی وجہ سے غلط رویہ یا بخل یا خیر سے اجتناب تو اختیار نہیں کرتا یا ان کی تعلیم وتربیت میں کوتاہی تو نہیں کرتا؟ اور مال کی آزمائش یہ ہے کہ کیا انسان اس کے کمانے میں ناجائز طریقہ تو اختیار نہیں کرتا اسی طرح اسے خرچ کرنے میں اسراف سے یا بخل سے تو کام نہیں لیتا اور پڑوسی کی آزمائش یہ ہے کہ انسان اس کے آرام وراحت کا خیال رکھتا ہے یا نہیں، اس کے دکھ درد میں اس کا معاون اور دست بازو بنتا ہے یا نہیں کیونکہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں جو کوتاہیاں انسان سے ہو جاتی ہیں۔

نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات ان کا کفارہ بن جاتے ہیں اور مذکورہ کوتاہیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ ''نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں'' [ھود: ۱۱۴] اس حدیث وآیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کو نماز، روزہ، صدقہ وخیرات اور دیگر عبادات کا خصوصی اہتمام کرتے رہنا چاہیے تاکہ یہ نیکیاں اس کی کوتاہیوں اور گناہوں کا کفارہ بنتی رہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے، ایک جب وہ روزہ کھولتا ہے تو خوش ہوتا ہے، دوسری جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے سے خوش ہوگا۔''

[صحیح البخاری: ۱۹۰۴ صحیح مسلم: ۱۱۵۱]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ محمد ﷺ کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بدلی ہوئی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' [صحیح البخاری: ۱۹۰۴ صحیح مسلم: ۱۱۵۱]

خُلفہ یاخَلُوف اس بو کو کہتے ہیں جو معدے کے خالی ہونے پر روزے دار کے منہ سے نکلتی ہے، یہ بو عام حالات سے مختلف اور بدلی ہوئی ہوتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی بیان فرمائی، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔'' [صحیح البخاری: ۱۸۹۴]

یعنی دیگر نیکیوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے یہ ضابطہ بیان فرمایا کہ ایک نیکی کا اجر وثواب کم از کم دس گنا اور زیادہ سے زیادہ سات سو گنا تک ملے گا، لیکن روزے کو اللہ تعالیٰ نے اس عام ضابطے اور کلیے سے مستثنیٰ فرما دیا ہے اور یہ بھی فرما دیا کہ قیامت کے روز اس کی وہ ایسی خصوصی جزاء عطا فرمائے گا جس کا علم صرف اسی کو ہے اور وہ عام ضابطوں سے ہٹ کر خصوصی نوعیت کی ہوگی۔ ☆......☆......☆

روزہ

رمضان المبارک کے خصوصی اعمال میں سب سے اہم عمل روزہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے ہر مکلف مسلمان پر فرض کیے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔'' [البقرہ: 183] رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بنی آدم کے ہر عمل کے بدلے ایک نیکی سے لے کر سات سو نیکیاں دی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''مگر روزہ میرے لیے ہے تو میں ہی جتنا چاہوں گا اس کا بدلہ عطا فرماؤں گا'' اس لیے کہ روزے دار نے اپنی خواہشات وشہوات اور کھانا اور پینا صرف میرے لیے ترک کیا، روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس وقت جب روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور روزے دار کے منہ کی مہک اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' [صحیح مسلم] حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه ''جو شخص اپنے قول وفعل میں جھوٹ کی آمیزش کرتا ہے تو پھر اس کا کھانے پینے سے رُکنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بے سود ہے۔'' [صحیح البخاری]

نوٹ: محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک سے ثابت ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے باوجود بھی جھوٹ بولنا (جو دیگر برائیوں کی جڑ ہے) نہیں چھوڑتا اس کا روزہ قبول نہیں ہوتا۔ (از قلم: فہیم عظیم بھٹی)

روزہ اوراس کے احکام ومسائل

حافظ عبدالوہاب روپڑی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ''اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔''

[البقرہ:183]

ماہِ رمضان المبارک اللہ ذوالجلال کی بہت بڑی نعمت ہے، جس کی آمد سے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیطان کوجکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کواس کی عبادت وریاضت سے گمراہ نہ کرسکے جس طرح عام دنوں میں کرتا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے لہولعب کی مجالس اور محافل میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ''توبۃ النصوح'' (پکی سچی توبہ) اوراعمال صالحہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا اور اللہ تعالیٰ کی کثرت سے عبادت وریاضت کرکے اللہ کوراضی کرلیا جو کہ ہمارے سلف وصالحین کا منہج اور طریقہ کاررہا۔

اس مبارک مہینہ کی قدرومنزلت کا اندازہ آپ اسی بات سے لگا سکتے ہیں کہ سلف صالحین 6 ماہ تک یہ دعا کرتے تھے کہ یااللہ! ہمیں رمضان المبارک کا مہینہ نصیب فرما اور پھر جب رمضان المبارک کا مہینہ گزرجاتا تو یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ جو ہم نے اس مہینے میں تیری عبادت کی ہے تو اسے قبول فرما۔ یہی وجہ ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کواس کے آنے کی بشارت سناتے اورانہیں مبارکباد دیتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی آمد کی بشارت سناتے ہوئے فرمایا:

''تمہارے پاس ماہِ رمضان آچکا جو کہ بابرکت مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پراس کے روزے فرض کئے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اوراس میں سرکش شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں اوراس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہ جائے وہی دراصل محروم ہوتا ہے''[النسائی:21-6صحیح الجامع الصغیر للألبانی:55]

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے خطاب کریں تواس کوغور سے سنو کیونکہ تمہیں کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے رُک جانے کا حکم دیا جارہا ہے اور جس کام کے کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم دیں وہ کام اللہ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوگا اور جس کام سے منع کیا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کا باعث ہوگا۔''

[تفسیر روح البیان ج1ص360]

روزہ کالغوی معنی: روزہ فارسی زبان کا لفظ ہے اوراردو میں مستعمل ہے، عربی میں اس کے لیے لفظ صوم بولا جاتا ہے جس کے معنی بات کرنے اور چلنے پھرنے وغیرہ سے باز رہنا ہے۔[المنجد عربی اردو ص543]

امام ابن حجر عسقلانیؒ صوم کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صوم اورصیام کالغوی معنی رکنا ہے۔امام راغبؒ کہتے ہیں کہ صوم کا اصل معنی کام سے رکنا ہے۔[فتح الباری ج3ص102]

روزے کا اصطلاحی معنی: امام ابن حجر عسقلانیؒ اور ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ اصطلاح شرع میں مخصوص وقت میں (طلوع فجر سے غروب آفتاب تک) مخصوص شرائط کے ساتھ کھانے، پینے، جماع اور تمام ممنوع اشیاء سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی نیت سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔[فتح

الباری ج4ص102 مرقاۃ المفاتیح ج4ص229]

فرضیت کا زمانہ: رمضان المبارک کے روزے سن 2 ہجری میں فرض قرار دیئے گئے۔[سبل السلام ج1ص150]

مصر کے مشہور محدث السید سابق تحریر فرماتے ہیں کہ: روزوں کی فرضیت سن 2 ہجری ماہ شعبان کے دو دن گزرنے کے بعد سوموار کے دن نازل ہوئی۔[فقہ السنۃ ج1ص366]

رمضان کے روزوں کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کی ہر نیکی اس کے لیے ہے علاوہ روزے کے، کیونکہ وہ تو خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں سے ایک ڈھال ہے، اگر کوئی روزے کی حالت میں ہو تو فحش گوئی نہ کرے اور نہ ہی شور شرابا کرے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو روزہ دار جواب میں کہے میں تو روزہ سے ہوں (تیری غلط حرکت کا جواب نہیں دے سکتا) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی مہک اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی ایک تو جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسری خوشی اس کو اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی کیونکہ اس وقت اسے اس کے روزے کا اجر وثواب دیا جائے گا۔[بخاری کتاب الصوم باب هل يقول انى صائم اذاشتم ج1ص255]

اسی طرح روزہ کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حالت ایمان میں طلب ثواب کے لیے رمضان المبارک کا روزہ رکھا اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔[بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا ج1ص255]

جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں چھوڑا جاتا اور اعلان کرنے والا پکار کر کہتا ہے: 'اے خیر کے طلبگار! آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار! اب تو رُک جا'

اس حدیث مبارکہ میں نیک اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کا درس دیا جارہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے باغیوں کو خبردار کیا جارہا ہے کہ اے بدنصیبو! اب تو اپنی جان پر ظلم کرنا چھوڑ دو، اب تو شیطان کو بھی جکڑ دیا گیا ہے اب تو اللہ کے سامنے عاجزو انکساری اور سجدہ ریزی اختیار کرکے اپنے رب کو راضی کرلو۔

خصوصیت روزہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزہ دار کو متعدد خصوصیات سے نوازا ہے، ان خصوصیات کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ روزہ داروں کے لیے مخصوص کردیا ہے جسے ''باب الریان'' کہا جاتا ہے، اس مخصوص دروازے میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوسکیں گے ان کے سوا کوئی (اس دروازے) سے داخل نہ ہوسکے گا، جب روزہ دار داخل ہوجائیں گے تو وہ دروازہ بند کردیا جائے گا اور کوئی اس سے داخل نہ ہوسکے گا۔

[بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین ج1ص254]

شفاعت روزہ: جس شخص نے خلوص ومحبت سے ماہ رمضان المبارک میں دن کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا تو روزہ اور قرآن مجید اس خوش نصیب کے لیے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں گے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن مجید بندے کے لیے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور شہوات پوری کرنے سے دن بھر روکے رکھا لہٰذا میرے مالک اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، قرآن مجید کہے گا کہ میں نے اس کو رات سونے سے روکے رکھا، اے میرے مالک! اسکے حق میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ (روزہ اور قرآن حکیم) کی سفارش قبول کی جائے گی

[مسند امام احمد ج2ص174]

مباحاتِ روزہ

مباحاتِ روزہ سے مراد ایسے کام کہ جن کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) مسواک کرنا: حالت روزہ میں مسواک کرنا جائز ہے، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بے شمار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔ [بخاری کتاب الصوم باب السواک الرطب والیابس ج 1 ص 259]

(۲) غسل کرنا: حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰنؒ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ حالت روزہ میں اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے۔ [سنن ابی داود باب الصائم یصب علیه الماءج 1 ص 329]

(۳) بھول کر کھا پی لینا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو تو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ [بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیاج 1 ص 259]

(۴) حالتِ جنابت میں سحری کھانا اور بعد میں غسل کرنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض مرتبہ فجر ہوجاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل (ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے ساتھ جماع کرنے) سے جنبی ہوجاتے (اسی حالت میں سحری کھالیتے) پھر غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔ [بخاری کتاب الصوم باب الصائم جنباج 1 ص 258]

(۵) سُرمہ لگانا اور ناک میں دوائی ڈالنا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں حالت روزہ میں سرمہ ڈال لوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ڈال لو۔ [جامع ترمذی ج 1 ص 91] اسی طرح حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روزہ دار کے لیے ناک میں دوائی ڈال لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے، اسی طرح سُرمہ لگانا بھی جائز ہے۔ [بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذاتوضأفلیستنشق ج 1 ص 259]

(۶) بیوی کا بوسہ لینا اور ملاقات بشرطیکہ خود پر کنٹرول کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتے اور بغل گیر ہوتے لیکن وہ تم میں سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھنے والے تھے۔ [بخاری کتاب الصوم باب المباشرة للصائم ج 1 ص 258]

(۷) سینگی لگوانا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت روزہ میں سینگی لگوائی۔ [بخاری کتاب الصوم باب الحجامة ج 1 ص 260]

(۸) قے آنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو قے (خودبخود) آجائے تو (اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا) اس کے لیے اس پر قضا نہیں۔ [جامع الترمذی ج 1 ص 90]

(۹) گرد و غبار یا مکھی وغیرہ کا اچانک حلق میں چلے جانا:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر روزہ دار کے منہ میں اچانک (مکھی یا گرد و غبار) چلی جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

[بخاری کتاب الصوم ج 1 ص 259]

مفسداتِ روزہ

ایسے امور جن کے سرزد ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، درج ذیل ہیں:

(۱) جان بوجھ کر کھانا پینا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھول کر کھا پی لے اسکا روزہ نہیں ٹوٹتا یعنی جو ارادۃً کھائے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ [بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیاج 1 ص 253]

۲) جان بوجھ کر قے کرنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوجان بوجھ کر قے کرے (اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے لہٰذا) وہ اس کی قضا دے۔[جامع ترمذی ج1ص90]

(۳) حیض ونفاس: اگر حالت روزہ میں کسی عورت کوحیض یانفاس شروع ہوجائے تواس کاروزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس پر روزے کی قضا واجب ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت حائضہ ہوجاتی ہے تونہ نماز پڑھ سکتی ہے اورنہ ہی روزہ رکھ سکتی ہے۔[بخاری کتاب الحیض باب ترک الحائض الصوم ج1ص44]

(۴) جماع کرنا: حالت روزہ میں اگرانسان اپنی رفیقہ حیات سے جماع کرے تواس کاروزہ ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ بخاری کی ایک حدیث سے واضح ہے۔[بخاری کتاب الصوم باب المجامع ج1ص260]

ممنوعاتِ روزہ: وہ امور جوحالتِ روزہ میں منع ہیں:

(۱) جھوٹ اوراعمالِ بد: (جس نے روزہ رکھنے کے باوجود) جھوٹ بولنااور برے اعمال کوترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کواس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں
[بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور ج1ص255]

(۲) لڑائی، گالی گلوچ اور بے ہودگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی روزہ سے ہوتوفحش گوئی اور بیہودہ پن سے اجتناب کرے اگرکوئی اس سے لڑائی یاگالی گلوچ کرے توکہے (میں تمہاری باتوں کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ) میں روزے سے ہوں۔[بخاری کتاب الصوم باب ہل یقول انی صائم اذا شتم ج1ص255]

(۳) ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ناک میں پانی اچھی طرح ڈالو (وضو کے وقت) لیکن اگرتم روزے سے ہوپھرایسانہ کر(کیونکہ حلق میں پانی جاسکتا ہے)

[مسند امام احمد ج4ص132]

(۴) ٹیکہ لگوانا: حالت روزہ میں ٹیکہ لگوانے کے متعلق علماء کا اختلاف ہےلیکن احتیاط اسی میں ہے کہ حالت روزہ میں ٹیکہ نہ لگوایا جائے۔

روزہ کی حکمتیں اورفوائد

روزہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات میں سے ایک ہے، خوش قسمت ہے وہ انسان جواپنے مالک کی نعمت کبریٰ کی قدر کرتا ہے۔ روزے سن دوہجری میں فرض ہوئے اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں 9 دفعہ رمضان المبارک آیا، آپ نے رمضان المبارک کے 9 دفعہ روزے رکھے [المجموع ج6ص250]

اللہ تعالیٰ نے اس کی حکمت تقویٰ اور پرہیزگاری بیان فرمائی ہے، جبکہ اہل علم اس کی مشروعیت کی مختلف حکمتیں بیان کرتے ہیں جوکہ تقویٰ کے گرد ہی گھومتی ہیں اُن میں سے چندایک یہ ہیں: (۱) روزہ اللہ تعالیٰ کی عطاکردہ نعمتوں کے شکر کاایک وسیلہ ہے، روزہ چونکہ کھانا پیناترک کرنے کانام ہے جبکہ کھانا پینا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لہٰذا اس سے کچھ دیر کے لیے رُک جانااس کی قدرومنزلت معلوم کرواتا ہے، پھر انسان ان نعمتوں کے شکریہ کی طرف راغب ہوجاتا ہے (۲) انسان جب پیٹ بھرکرکھاتا ہے تو یہی چیز اسے شہوت کی طرف لے جاتی ہے اورجب پیٹ خالی ہوتو یہ شہوت سے اجتناب کرتا ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے نوجوانوں کی جماعت جوتم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کی وجہ سے نظراورشرمگاہ محفوظ ہوجاتے ہیں اورجو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہووہ روزے رکھے کیونکہ اس کے لیے ڈھال ہوگا۔[ابوداود کتاب النکاح] معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے سے شہوت پرقابو پایا جاسکتا ہے(۳) روزہ حرام اشیاء سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ جب انسان رضائے الٰہی کے لیے کچھ وقت میں حلال اشیاء ترک کردیتا ہے توحرام اشیاء کوترک کرنااس کے لیے بہت آسان ہوگا اسی لیے روزہ دار حرام اشیاء کوفوراً ترک کردیتا ہے

(۴) روزہ انسان کواس ایمان ویقین پرتیار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرلحظہ اس کی

نگہبانی اور نگرانی کر رہا ہے، اسی لیے انسان قدرت اور طاقت ہونے کے باوجود اپنی خواہشات اور حلال اشیاء کو ترک کر دیتا ہے کیونکہ اسے یقین محکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے (۵) روزہ فقراء اور مساکین پر شفقت اور نرمی پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے، جب انسان کچھ دیر کے لیے بھوکا رہتا ہے تو دل میں ایسے لوگوں کی حالت کا احساس اُجاگر ہوتا ہے جو کئی کئی دن کھانے سے محروم رہتے ہیں، اسی طرح انسان غرباء اور مساکین کی اعانت پر بھی تیار ہو جاتا ہے (۶) روزہ سے شیطان کو غم اور غصہ میں مبتلا کیا جاتا ہے اور روزے کی حالت میں شیطانی وسواس کم ہو جاتے ہیں تو پھر لامحالہ جرائم بھی کافی حد تک ختم ہو جاتے ہیں (۷) روزہ انسان کو نیکی کرنے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت بجالانے کا عادی بناتا ہے (۸) روزہ سے انسان کے اندر زہد و تقویٰ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

روزہ اور اس کے فوائد: روزہ ایک ایسا عمل ہے جس کے مختلف جسمانی اور روحانی فوائد ہیں۔ جسمانی اور روحانی فوائد میں سے صرف چار کو بطور مثال ذکر کیا جاتا ہے

جسمانی فوائد: (۱) موٹاپا اس سے کم ہوتا ہے۔ (۲) انسانی جسم صبر کا عادی بنتا ہے۔ (۳) انسانی جسم مختلف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (۴) روزہ مختلف امراض میں صحت کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔

روحانی فوائد: (۱) اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضامندی کا باعث بنتا ہے۔ (۲) ایک دوسرے کے ساتھ موافقات اور محبت کا ذریعہ ہے۔ (۳) تزکیہ نفس اور برائی سے نفرت کا باعث ہے۔ (۴) خشیت الٰہی کا سبب بنتا ہے۔

بقیہ: اداریہ

شیخ الاسلام صاحب آؤ اسلام کی بات سنو، امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس نے ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کر لیا قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنا کر جہنم میں داخل کیا جائے گا آپ نے تو عوام کی گزرگاہ پر ناجائز قبضہ کیا، ایم بلاک ماڈل ٹاؤن کے آدھے سے زیادہ پارک پر قبضہ کیا۔ گرد و نواح کے لوگوں نے آپ کے خلاف قبضہ کے خلاف عدالت عالیہ سے حکم بھی حاصل کیا لیکن آپ کے بیریئر ختم نہ ہو سکے، کیا یہ حدیث ہم نے محض لوگوں کو سنانے کے لیے پڑھی ہے؟ اب شیخ الاسلام کے پاکستان تشریف لانے کیلئے فضا سازگار ہے انھیں لاشیں مل گئیں۔ حکومت کے خلاف تحریک چلانے کے لیے اور ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لیے یہ بہترین موقع ہے کچھ آپ کو "جمال جنج تال" قسم کے سیاستدان مل جائیں گے، پھر آپ سے کوئی پوچھ نہیں سکے گا آپ وہی تو نہیں ہیں جنھیں ملکی عدلیہ ڈرامے باز، دھوکے باز، سستی شہرت کے حصول کے لیے ہر مکر و فن کر گزرنے والا انسان قرار دے چکی ہے۔

آپ نے جوڈیشل کمیشن کا بائیکاٹ کر دیا ہے ورنہ انھوں نے تو آپ سے بہت سے سوالات کرنا تھے پھر آپ کیا جواب دیتے کہ ایک دینی ادارے کو ناجائز اسلحہ کا ڈھیر کیسے بنا ڈالا؟ اور یہ اسلحہ آیا کہاں سے تھا؟ شیخ الاسلام پاکستان تشریف لا چکے ہیں۔ انھیں اسلام آباد کی بجائے لاہور نازل ہونا پڑا، تقریباً 9 بجے لاہور پہنچے۔ چالیس کے قریب غیر ملکی صحافی اور کچھ اپنے کارکن ہمراہ تھے۔ انھوں نے طیارے سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا وہیں سے خطاب کرتے رہے۔ پہلے حکم صادر ہوا کہ فوج کا کوئی اعلیٰ افسر یا رینجرز کا ڈی، جی، میرے پاس آئے تو میں باہر نکلوں گا ورنہ نہیں۔ جب ان میں سے کوئی نہ آیا تو اپنے مزاج کے مطابق فرمایا: گورنر پنجاب لینے آجائیں تو باہر نکلوں گا ورنہ نہیں۔ ادھر ایمریٹس ایئرلائن والے الگ پریشان تھے کہ چھ گھنٹے سے جہاز لاہور ایئرپورٹ پر کھڑا ہے۔ انھوں نے کہا مولانا آپ نے ہمارا جہاز یرغمال بنایا ہوا ہے ہم آپ کو اغواکار قرار دے کر کارروائی کریں گے تب جا کر گورنر پنجاب پر ہی اکتفا کیا اور یوں حضرت طیارے سے گورنر کی گاڑی میں سوار ہو کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ویسے حضرت بہت اچھے ہیں مطالبات نہ مانے جائیں تو ضد نہیں کرتے بلکہ اسی تنخواہ پر گزارہ کر لیتے ہیں، ادھر اسلام آباد ان کے کارکنوں نے پولیس پر حملہ کر کے ماڈل ٹاؤن حملہ کا بدلہ لینا چاہا۔ متعدد پولیس اہلکار شدید زخمی ہو گئے، اتنی سخت پابندیوں کے باوجود یہ لوگ اسلحہ لے کر کیسے پہنچے؟ یہ بھی معلوم نہ ہو سکا۔ بہر حال حکومت کو بہت محتاط ہو کر چلنا ہوگا، شیخ الاسلام دیار غیر سے کوئی اچھا ایجنڈا لے کر نہیں تشریف لائے۔ حکومت ان سے یہ بھی نہ پوچھے کہ ساٹھ سے زائد آدمیوں کو برطانیہ سے لے کر آئے ہیں ان کو اتنا روپیہ کہاں سے مل رہا ہے؟ کچھ نہ پوچھیں بس گھر کے اردگرد پولیس کھڑی کر دیں۔

روزے فرض کرنے کے مقاصد اور فوائد

مولانا عبداللطیف حلیم — قسط نمبر 1

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على من لانبي بعده اما بعد! اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت خاص ہے کہ اس نے ان پر وہ عبادات مشروع کی ہیں جوان کی دنیاوآخرت کے لیے بہتر ہیں۔ وہ بلندیوں کا مالک، خالق العباد، اپنے بندوں کی خیر خواہی پر علیم، اعمال العباد سے واقف، احوال العباد پر مطلع اور اپنی شریعت اور احکام میں دانا ہے۔

تمام امور شریعت وہ ادامر سے متعلقہ ہوں یا نواہی سے بندوں کیلئے بہت سی مصلحتیں اور فوائد رکھتے ہیں۔ ان میں ایسی حکمتیں پوشیدہ ہیں کہ انکا احاطہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا۔ شریعت کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے اگر چہ مکمل حکمت کو مخفی رکھا گیا ہے پھر بھی کچھ نہ کچھ حکمتیں بیان کردی گئیں جس حکمت کے بیان کرنے میں کوئی مقصد حاصل ہوسکتا ہے اسے بیان کردیا وگرنہ مخفی رکھا گیا۔ عبادت کی ایک قسم میں متعدد مصلحتیں ہوسکتی ہیں اور تمام بامقصد بھی لیکن کسی بھی شخص کو شریعت کے کسی حکم کی حکمت معلوم ہو یا نہ ہو وہ دو باتوں کا پابند ہے۔

(۱) ہر مسلمان کا اعتقاد ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مشروع نہیں کی مگر اس میں عظیم حکمت اور بہت سی مصلحتیں ہیں اور اسکے تمام امور بصیرت اور حکمت سے پر ہیں (۲) ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننے اور اطاعت کرنے کا پابند ہے شریعت کے کسی حکم کی اسے حکمت معلوم ہو یا نہ ہو، کسی بھی تکلف اور تصنع کے بغیر شریعت کے کسی حکم کی حکمت اور عبادت کی گہرائی میں غور و خوض کرنا بندے کے خشوع اور اپنے رب کی تعظیم میں اضافہ کر دیتا ہے جب اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور صفات کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ سے وہ بندے زیادہ ڈرتے ہیں جو اسکی زیادہ معرفت رکھتے ہیں۔ وہ انبیاء اور پھر علماء ہیں۔ حکمت کا علم شریعت کے حکم بجالانے اور اطاعت کرنے میں بڑا مددگار ثابت ہوتا ہے۔

روزہ بھی انہی عبادات سے ہے کہ جس میں بندوں کیلئے ایسی خیر اور رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اسے کوئی نہیں جانتا۔ ماہ رمضان میں اللہ رب العزت کا اپنے بندوں پر بے حساب فضل ہوتا ہے۔ روزے کی بعض حکمتیں میں نے قرآن مجید، حدیث رسول ﷺ، اور اہل علم کے اقوال کی روشنی میں ادراک کی ہیں۔ ان کا ذکر محض اس نیت سے کرنا چاہتا ہوں ممکن ہے یہ کسی کے لئے خشیت الٰہی، تقویٰ اور عظمت باری تعالیٰ کی معرفت کا باعث بنیں، شاید اس عظیم مہینہ میں کوئی انکی وجہ سے فرمانبرداری میں سابق اور نیکیوں میں سارع بن جائے

روزے کی حکمتیں اور فوائد

(1) سبیل تقویٰ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴿١٨٣﴾ ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔''

[البقرہ:183]

امام قرطبی کا قول:

امام قرطبی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کا معنی تَضْعَفُوْنَ کرتے ہیں۔ تم کمزور ہو جاؤ کیونکہ کم کھانا شہوت کو کمزور کر دیتا ہے اور جب شہوت کمزور ہو جائے گی تو نافرمانی بھی کم ہو گی، یہ مجازی توجیہ بہت اچھی ہے یہ بھی کہا گیا

:لتتقوا المعاصی نافرمانی سے بچو اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا معنی عام ہے۔اس لیے روزے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: الصیام جنة ووجاء (صحیح بخاری:۱۸۹۴ مسلم ۱۱۵۱)روزہ ڈھال اور شہوت کو کم کرتا ہے یعنی روزہ تقوے کا سبب اور خواہشات کو ختم کرتا ہے

[الجامع لأحکام القرآن ۱۸۵/۲]

عام مفسرین کا مؤقف بھی اسی طرح ہے لیکن بعض نے خاص معنی مراد لیا ہے اور بعض نے عمومی مراد لیا ہے۔عام معنی زیادہ صحیح ہے کیونکہ نص صریح اس کا تقاضا کرتی ہے۔تقویٰ کو لازمی اختیار کرنے پر بہت سی آیات قرآنی رہنمائی کرتی ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے (آل عمران:102) یہاں صرف مومنوں سے خطاب ہے،ایک جگہ تمام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اے لوگو!اپنے رب سے ڈر جاؤ۔ (النساء : 1الحج: 1)ان دو طویل سورتوں (النساء،الحج) کا آغاز اللہ تعالیٰ نے اس حکم سے کیا ہے۔شریعت کا مطلب ومقصود بھی تقویٰ ہے جب کوئی شخص متقی بن جائے تو وہ اللہ کی رضا حاصل اور ناراضگی سے محفوظ ہو جاتا ہے مومن کا مطلب یہی ہے۔

روزوں کا یہی شرف کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت پر فرض کرنے کی یہ وجہ بیان کی کہ اس سے تقویٰ حاصل ہو۔اس کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو تو اس کے لیے اتنا شرف ہی کافی ہے۔مومنوں کو اس حکم کو بجالانا اور اپنے روزوں کی حفاظت کرنی چاہئے کیونکہ اس میں دنیوی اور اخروی ایسے فوائد اور مصلحتیں ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں۔

2۔مدرسۃ الصبر :

امام،أبو حامد غزالیؒ (احیاء علوم الدین ۱/۳۳۰) میں فرماتے ہیں:الصوم ربع الإیمان روزہ ایمان کا چوتھا حصہ ہے،اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان:الصوم نصف الصبر (مسند احمد ۲۶۰/۴، ترمذی ۳۵۱۹)روزہ آدھا صبر ہے اور دوسرا فرمان:الصبر نصف الإیمان۔[معجم الکبیر للطبرانی ۸۵۴۴،شعب الإیمان للبیہقی 47]

نوٹ:

صحیح بات یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعودؓ پر موقوف ہے۔صبر کا بدلہ بہت بڑا ہے۔اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یقیناً صبر کرنیوالوں کو ان کا اجر پورا اور بغیر حساب کے دیا جائے گا۔(الزمر:10)

انسان ہمیشہ صبر کا محتاج رہتا ہے اسکے بغیر مشکلات زندگی اور مصائب حیات کا مقابلہ ممکن نہیں۔

حافظ ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ صبر کی تین اقسام ہیں:(1)اللہ کی اطاعت پر صبر(2)اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے صبر(3)اللہ تعالیٰ کی سخت آزمائشوں اور تقدیرات پر صبر۔دراصل روزے میں صبر کی تینوں اقسام جمع ہوجاتی ہیں۔روزہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر،خواہشات اور حرام چیزوں سے رک جانے،بھوک پیاس اور ضعف کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

[لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف ۲۹۲]

جو مسلمان روزہ سے اپنی پسند اور حسب منشا چیزوں کے قربان کرنے کا سبق نہیں سیکھتا وہ کبھی بھوک پر صبر نہیں کرسکتا اور جو صبر کا سبق حاصل کرلے اسے بڑی سے بڑی مصیبت پریشان نہیں کرسکتی اگرچہ وہ میدان کارزار میں دشمن سے نبرد آزما ہوجائے،چھوٹے میدان سے بھاگنے والے اس اہل نہیں کہ وہ بڑے میدانوں میں اپنی قوم کیلئے معاون ثابت ہوں۔[أحکام الصیام وفلسفته فی ضوء القرآن والسنة للدکتور مصطفی السباعی 51]

3۔قوت مادی اور معنوی کا مرکب:

مسلمان ان دونوں قوتوں کا ہمیشہ محتاج رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دشمن پر غلبہ حاصل کرلیتا ہے۔اگر اس میں ان دونوں سے ایک قوت بھی مفقود ہو تو وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کرسکتا۔انبیاء علیہم السلام ان دونوں قوتوں کی تعمیر میں بہت اہتمام کرتے تھے موسیٰ علیہ اسلام کا دو نوجوان لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلانا قوت جسدی (مادی) اور ان کا اس لڑکی کے آگے چلنا (جو انہیں اپنے باپ کے پاس لے جانے کیلئے بلانے آئی تھی)

قوت معنوی ہے۔اس لڑکی نے ان دونوں کا اظہار یوں کیا: اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ [القصص ٢٦] (اباجان) جس کو آپ اجرت پر رکھنا چاہتے ہیں یہ قوی (قوت مادی کا مالک) اور امین (قوت معنوی کا پیکر) ہے۔ خاتم الانبیاء ﷺ اور آپ کے صحابہ کا یہ وصف اللہ رب العزت نے یوں بیان کیا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:29) محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے صحابہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ قوت جسد یہ اور رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ قوت معنویہ کی مثال ہے۔روزے میں یہ دونوں قوتیں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں،اس لیے کہ روزہ بدن کو طاقتور اور جسمانی امراض سے نجات دیتا ہے۔

روزہ میں قوت معنویہ کے عناصر

(ا) الصبر: اس کے بارے پیچھے حدیث گزر چکی ہے۔

(ب) الطاعة: روزہ دار کھانے، پینے اور خواہش سے اللہ تعالیٰ کی عبادت سمجھ کر رک جاتا ہے۔ اطاعت وخضوع کے تمام درجات کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ رب کی رضا حاصل ہو جائے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی عمل کرتا ہے اسکے نزدیک لوگوں کی رضا انکی ناراضگی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی کیونکہ اس کے لیے دنیا نہیں مولیٰ کی رضا پیش نظر ہے۔

خالد بن الولید کی معزولی اطاعت کی بہترین مثال:

امیر المؤمنین عمر بن خطاب ؓ نے مصلحتاً جب خالد بن ولید ؓ کو امارت سے معزول کر دیا خالد بن ولید ؓ ناراض ہوئے نہ جہاد چھوڑا اور نہ اپنے حواریوں کو منقسم کیا بلکہ نئے امیر کے علم تلے اپنے لشکر بھی جمع کر دیئے، ان کا ایک قول بہت مشہور ہے: انی احارب لرب عمر لا لعمر میں عمر کے رب کے لیے جہاد کرتا ہوں نہ کہ عمر ؓ کے لئے، ان کی غلامی کا رخ تقرب الی اللہ تھا۔ محکوم بن کر قیادت اور شہرت والے نفس کی بازی لگا دی۔

(ج) التنظيم: مسلمان ماہ رمضان میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں ایک وقت مقررہ کا پابند ہو جاتا ہے، عبادات کی باقی اقسام کے لیے بھی انہی دو چیزوں سے سبق حاصل ہو جاتا ہے، تمام زندگی ایک مسلمان نظم وتنظیم کا محتاج رہتا ہے، بدنظمی اور بے ربطگی سے کبھی اسلام کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ [أحكام الصوم وفلسفته في ضوء القرآن والسنة ٥٣]

4۔ معاون کفر وذکر:

حافظ ابن رجب ؒ فرماتے ہیں: روزے کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں۔ دل فکر وذکر کیلئے خالی ہو جاتا ہے۔ خواہشات کی پیروی انسان کے دل کو سخت اور اندھا کر دیتی ہے بندے کے ذکر وفکر میں رکاوٹ اور غفلت کی داعی بن جاتی ہے۔ معدے (اندر) کا کھانے پینے سے خالی رہنا دل کو روشن اور جز ورقت بنا دیتا ہے۔ سختی کو زائل اور ذکر وفکر کیلئے خالی کر دیتا ہے۔ (لطائف المعارف ۲۹۱)

5۔ نعمت رب العالمین اور شکر کی معرفت:

روزے کی وجہ سے مالدار اور غنی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو پہنچانے گا جس سے فقراء محروم ہیں۔ انکے پاس وافر کھانا اور پینا نہیں ہوتا۔ وہ نکاح کرنے کی ہمت اور طاقت نہیں رکھتے۔ وقت مخصوص میں کھانا پینا ترک کر دینا اور مشقت برداشت کرنا تو انکے کیلئے موعظت ہے کہ کئی اس نعمت سے مطلقاً محروم ہیں۔ لہٰذا روزہ مالدار کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنا واجب کر دیتا ہے اور اسکے محتاج بھائی کے ساتھ حتی الوسع رحمت وشفقت اور ہمدردی کی دعوت دیتا ہے۔ [لطائف المعارف]

شیطان اور اس کے وساوس سے تحفظ:

یقیناً گردش خون روزہ رکھنے سے کم پڑ جاتی ہے، اسی وجہ سے شیطان بھی خون کے ساتھ چلنے سے تنگ پڑ جاتا ہے۔ فرمان رسول ﷺ کے مطابق شیطان بنی ادم کے خون کے ساتھ ساتھ چلتا ہے، روزہ وساوس شیطان سے روک کر شہوت کے جوش کو توڑ دیتا ہے۔ بعض سلف کا قول ہے: أهون الصيام ترك الطعام والشراب۔ حالت روزہ میں کھانا پینا ترک کرنا تو بہت آسان ہے۔

(جاری ہے)

تحقیقی مقالہ نماز میں رفع یدین

مولانا احمد علی سیف، وہاڑی

قسط نمبر:3 آخری

تابعینؒ کا عمل:

وروی الرفع عن جماعة التابعين بالحجاز والعراق والشام منهم القاسم بن محمد حسن سالم وابن سيرين وعطاء وطاؤس ومجاهد ونافع مولى ابن عمر وعمر بن عبد العزيز وابن ابی نجیح وقتادہ ملخصا ''تابعین کی ایک جماعت سے رفع یدین روایت کی گئی حجاز مقدس (عرب) عراق اور ملک شام میں، ان میں قاسم بن محمد، حسن، سالم، بن اسیرین، عطاء، طاؤس، مجاہد اور نافع جناب عبداللہ بن عمر کے غلام اور عمر بن عبدالعزیز اور ابن نجیح اور قتادہ سے رفع یدین کرنا روایت کیا گیا ہے'' (حاشیہ موطا امام محمد ص92)

مولانا عبدالحی حنفی لکھتے ہیں:

ان رواة الرفع من الصحابة جم غفير ورواة الترك جماعة قليلة مع عدم صحة الطرق عنهم ''صحابہ کرام میں رفع یدین کی روایات بیان کرنے والی جماعت بہت بڑی ہے اور رفع یدین کے ترک کا بیان کرنے والی جماعت بہت چھوٹی اور ان کی اسناد بھی صحیح نہیں ہیں'' (حاشیہ موطا امام محمد ص89)

سید عبدالقادر جیلانیؒ سے رفع یدین کا ثبوت:

سید عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں: رفع اليدين عند الافتتاح والركوع والرفعة منه ''نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرنا اور رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کرنا آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔'' (غنیۃ الطالبین ج1 ص4)

سید انور شاہ کشمیریؒ:

سید انور شاہ کشمیریؒ عرف الشذی شرح ترمذی میں لکھتے ہیں کہ جب ہم ترک رفع یدین کی احادیث سے تمسک کرتے ہیں تو رفع یدین کرنے کی احادیث زیادہ ہیں اور ترک کی کم ہیں۔ (عرف الشذی ص132)

بعض کا قول:

حكى عند بعض اصحابنا انه قال كان رسول الله ﷺ يرفع يديه كلما ركع وكلما رفع ثم صار الى افتتاح الصلوة وترك ماسوى ذالك لكنه اثر لم يثبته المحدثون والثابت عندهم خلافه ''عبداللہ بن عباسؓ سے بعض احباب نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے جب رکوع کرتے تھے اور جب رکوع سے کھڑے ہوتے تھے پھر رفع یدین صرف نماز کے افتتاح کے لیے رہ گئی اور اس کے سوا باقی ترک کردی گئی لیکن وہ بیان ایسا ہے کہ محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور اس کے خلاف (رفع یدین کرنا) ثابت ہے۔'' (التعلیق المجد علی موطا امام محمد ص89)

ملاں علی قاری کا بیان:

ومن ذالك احاديث المنع من رفع اليدين فى الصلوة عند الركوع والرفع منه كلها باطلة لا يصح منها شیء ''اور ان احادیث میں سے نماز میں رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین سے منع کرنے کی احادیث ہیں وہ تمام باطل ہیں ان میں کوئی چیز صحیح نہیں ہے'' (موضوعات کبیر ص174)

علامہ عبدالحی حنفی لکھتے ہیں:۔ما زالت تلك صلاته حتی لقی الله ''آپ ﷺ رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جاملے''(حاشیہ موطا امام محمد ص 91)

شاہ ولی اللہ کا بیان:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے:والذی یرفع احب الی ممن لا یرفع فان احادیث الرفع اکثرواثبت ''وہ شخص جو نماز میں رفع یدین کرتا ہے وہ مجھے رفع یدین نہ کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے پس بیشک نماز میں رفع یدین کی احادیث تعداد میں زیادہ ہیں اور صحیح بھی ہیں''(حجۃ اللہ البالغہ ج 2 ص 10)

سید انور شاہ کشمیری کا بیان فیض اللہ باری میں:

فقد ثبت الامران عندی ثبوتا لامرد له ''پس تحقیق رفع یدین میرے نزدیک ثابت ہے اس کا کوئی رد نہیں اختلاف بہتر میں ہے جائز میں نہیں''(فیض الباری ج 2 ص 257)

امام غزالیؒ:

امام غزالیؒ بھی رفع یدین کے قائل تھے۔(احیاء علوم الدین ص 250)حافظ ابن حجر تلخیص الحبیر میں لکھتے ہیں:زادالبیہقی فما زالت تلك صلاته حتی لقی الله. آپ ﷺ رفع یدین کر کے نماز پڑھتے حتیٰ کہ اللہ سے جاملے۔(حاشیہ موطا امام محمد ص 91 تلخیص الحبیر ج 1 ص 218)

ابن المدینی کا قول:

قال ابن المدینی فی حدیث الزهری عن سالم عن ابیه هذا الحدیث عندی حجة علی الخلق من سمعه فعلیه ان یعمل به لانه لیس فی اسنادہ شیء ''ابن المدینی نے امام زہریؒ کی حدیث کے حوالہ سے فرمایا:یہ حدیث مخلوق پر حجت ہے جو شخص اس حدیث کو سن چکا اس پر لازم ہے کہ وہ اس حدیث پر عمل کرے کیونکہ اس کی سند میں کوئی چیز(ضعف والی)نہیں ہے''(تلخیص الحبیر ج 1 ص 218)

علماء دیوبند کے فتوے:

سوال:اگر کوئی غیر مقلد ہمارے پاس جماعت میں کھڑا ہو اور رفع یدین اور آمین بالجہر کرتا ہو تو اس کے آس پاس کھڑے ہونے سے ہماری نماز میں تو کچھ خرابی نہ آئے گی یا ہماری نماز میں بھی کچھ فساد واقع ہوگا۔؟

جواب:کچھ خرابی نہ آئے گی ایسا تعصب اچھا نہیں،وہ بھی عامل بالحدیث ہے اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہو مگر فعل تو فی حد ذات درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص 62،63)

سوال:آمین بالجہر کہنا نماز میں حرام اور بدعت عندالحنفیہ ہے یا نہیں؟اور ہم لوگ آمین بالجہر نماز میں کہنے والوں کو مسجد سے نکال کر باہر کردیں یا نہیں اور اگر ہم لوگ ان پر تنقید نہ کریں تو کچھ گناہ تو نہ ہوگا یا ہم لوگ گناہگار ہوں گے اور جماعت میں ان کے آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے سے ہماری نماز میں کس قدر نقصان واقع ہوگا،ہماری نماز جاتی رہے گی یا مکروہ ہوگی؟ بینوا بالکتاب توجروا بیوم الحساب۔

جواب:آمین بالجہر اور قراءت خلف الامام رفع یدین یہ امور سب خلاف بین الائمہ ہیں اور اگر کوئی شخص ہوائے نفسانی اور ضد سے خالی ہو اور محض محبت سنت کی وجہ سے یہ امور کرتا ہو تو اس پر کوئی طعن و تشنیع اور الزام دہی درست نہیں ہے اور اگر محض حنفیہ کی ضد میں ایسا کریں تو سخت گناہ گار ہیں، بہرحال ان لوگوں کے ان امور کے کرنے سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں خرابی و نقصان نہیں آتا۔(فتاویٰ رشیدیہ ص 319)

اولیاء سلسلہ چشتیہ کی نماز:

سلسلہ چشتیہ کے اولیائے کرام بھی رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے تھے وہ رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔(جواہر فریدی ص 20,21 مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور 1301ھ بمطابق سن عیسوی 1884ء)

□□□

قیام اللیل کے فضائل و برکات

حافظ عبدالطاہر عاذب

رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار، بخشش و مغفرت کا خزینہ اور حصول جنت کا بہترین ذریعہ ہے جو شخص اس کے فضائل و برکات کو سمجھتے ہوئے اس کے متعلقہ تمام احکامات الٰہی پر کماحقہ عمل پیرا ہو کر اور اپنے سابقہ گناہوں پر شرمندہ ہو کر اللہ ذوالجلال کے حضور دستِ توبہ پھیلاتا ہے یقیناً وہ شخص بخشش و مغفرت حاصل کر لیتا ہے کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں جتنی بھی عبادات ہیں ان کا تعلق خواہ فرائض سے ہو یا نوافل سے، سب کا مقصد تزکیہ نفس، تقویٰ وطہارت اور روح کی بالیدگی ہے، معاصی سے بچنا، اعمال میں اخلاص پیدا کرنا، رضائے الٰہی کا حصول اور جنت کا دخول ہر کلمہ گو انسان کی خواہش ہے، یہ ساری چیزیں عبادات ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔

لیکن پھر انسان ہے غلطی کا پتلا ہے۔ اللہ رب العزت اس سے اس کی ماں سے ستر گنا زیادہ محبت کرتے ہیں وہ نہیں چاہتا کہ یہ میری نافرمانی کر کے جہنم کا ایندھن بنے اس لیے اُس نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی بہترین اہتمام فرمایا اگر کہیں اس سے فرائض میں کمی وکوتاہی ہو جائے تو نفلی عبادات اس کے نامہ اعمال میں درج کر کے اسے روز محشر جنت کا حق دار ٹھہراؤں اسی لیے اُس نے جہاں فرائض مقرر کئے ہیں وہاں نفلی عبادت کا بھی تذکرہ کیا ہے جیسا کہ فرض نمازوں کے ساتھ سنتیں، زکوٰۃ کے ساتھ صدقات وخیرات، فرضی روزروں کے ساتھ نفلی روزے وغیرہ۔

قیام اللیل اللہ تعالیٰ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے اس لیے انسان کو زندگی بھر اس کا اہتمام کرنا چاہیے بالخصوص رمضان المبارک میں۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی ہیں: لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ ﷺ کان لا یدعه و کان اذا مرض اوقالت کسل صلی قاعدا۔ کبھی راتوں کا قیام ترک نہ کرنا کیونکہ رسول اللہ نے اسے کبھی ترک نہیں کیا تھا، بیماری اور کمزوری کی حالت میں بھی جاری رکھتے چاہے بیٹھ کر ادا کرتے۔"

جس طرح رمضان المبارک میں روزہ رکھنے سے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں بعینہ اس ماہِ مقدس کی راتوں کو قیام کرنے سے بھی انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ جس شخص نے حالت ایمان اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے رات کا قیام کیا اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

سیدنا ابوذرؓ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے، آپ نے اس دوران ہمیں قیام نہ کرایا یہاں تک کہ سات روزے باقی رہ گئے۔ چنانچہ آپ نے 23 کی رات ہمارے ساتھ قیام کیا اور اتنی لمبی قراءت کی کہ ایک تہائی رات گزر گئی پھر آپ نے چوبیس کی رات قیام نہ فرمایا اور پچیس کی رات کو قیام کیا یہاں تک آدھی رات گزر گئی تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کاش آج ساری رات آپ قیام فرماتے تو امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ امام قیام سے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔" پھر چھبیس کی رات کو قیام نہ کیا اور ستائیسویں رات کو آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کو بھی بلا لیا اور اتنا لمبا قیام فرمایا کہ ہمیں سحری کے فوت ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا (ترمذی)

تراویح کا عدد مسنون:

عن ابی سلمة بن عبدالرحمن انه سأل عائشة کیف کانت صلوة رسول الله ﷺ فی رمضان فقالت ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیرها علی احدی عشرة رکعة "ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے (حضرت) عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا آنحضرت ﷺ رمضان المبارک میں کتنی رکعت پڑھتے تھے (تراویح

یہ تہجد کی) انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ رمضان میں اور غیر رمضان میں (بقایا گیارہ ماہ) میں بھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔''

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کسی تشریح کی متقاضی نہیں بلکہ خود ہی واضح ہے اور بانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ آپ ﷺ سارا سال تراویح یا تہجد اور تین وتر سمیت آٹھ رکعت پڑھتے تھے۔

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

ایک سچے مسلمان کے لیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یا ان کا عمل اقتداء کے لیے کافی ہے لیکن بعض صاحبان اس غلطی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا ہے اور یہ ایک فقرہ عوام میں جادو کا کام کر رہا ہے اس لیے ضروری ہے کہ حضرت عمرؓ کا حکم بھی تحریر کر دیا جائے۔

حضرت عمرؓ سے گیارہ رکعات کا حکم:

عن سائب بن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیما الداری ان یقوما للناس باحدی عشرة رکعة

''سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں'' (انتہی، موطا)

مغالطہ:

بعض لوگ عوام اور جہلاء کو پھسلانے اور گمراہ کرنے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ: میاں، آٹھ رکعت تو بیس رکعت میں آجاتی ہیں لہٰذا جو بیس پڑھے گا وہ آٹھ پر بھی عامل ہوگا اور بیس پر بھی اس کا عمل ہو جائے گا لہٰذا بیس رکعتیں نماز تراویح پڑھنے سے زیادہ ثواب ہوگا۔

جواب:

کہاں گھر کی ایجاد، کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اقتداء۔ میں پوچھتا ہوں اگر اسی دلیل کو ذرا اور پھیلا دیا جائے اور کوئی شخص یہ فتویٰ دینے لگے کہ صبح کی نماز کے چار فرض ادا کرنے چاہئیں کیونکہ تعداد میں یہ زیادہ ہیں اس لیے ثواب زیادہ حاصل کرنا چاہیے تو بتلائے آپ کا کیا فتویٰ ہوگا؟ یہی نہ کہ اس کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی نہ صرف اقتداء نہیں بلکہ آپ کے خلاف قدم اُٹھایا ہے جبکہ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ فرماتے ہیں: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ''اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول سے آگے قدم نہ بڑھاؤ'' لہٰذا جس طرح صبح کے دو فرض کی بجائے چار فرض پڑھنے والے کا فریضہ نماز ادا نہیں ہوگا اسی طرح اس کی تراویح کا حال سمجھے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ ''تمھارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات وافعال واقوال ایک عمدہ نمونہ ہیں بالخصوص اِس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور اللہ کو (بھی) اس نے بہت یاد کیا (انتہی) (الاحزاب: 21) ارشاد باری تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے سے فعل کو بھی معمولی نہ سمجھو بلکہ اس کا معمولی اور چھوٹا فعل بھی بہت بڑے ثواب کا حامل ہے۔

حضرت ابو مالک الاشعریؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دیکھا جاسکتا ہے، انھیں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کیلئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتا ہو، بات نرمی سے کرتا ہو، مسلسل روزے رکھتا ہو اور رات کو اس وقت نماز پڑھتا ہو جب لوگ سوئے ہوتے ہیں''

(احمد ۵/۳۴۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ میں اہل جنت کے تین اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ جنت کے بالاخانوں کے مستحق وہی لوگ ہوں گے جو یتیموں، مسکینوں، محتاجوں تنگدستوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور وہ گھمنڈ میں نہیں آتے بلکہ عاجزی وانکساری اُن کا شیوہ ہے، ہر ایک کے ساتھ نرم مزاجی سے گفتگو کرتے ہیں اور وہ راتوں کو اٹھ اُٹھ کر اللہ کی

عبادت کرتے ہیں، اس کے حضور اپنی جبین نیاز کو جھکا کر اور گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اسی لیے قرآن مجید میں بھی اللہ رب العزت نے ایسے ہی متقی انسانوں کا تذکرہ فرمایا ہے: اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴿۱۸﴾ ''بلاشبہ متقی (روز قیامت) باغات اور چشموں میں ہوں گے جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا وہ لے لیں گے وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکوکار تھے، وہ رات کو کم سویا کرتے اور سحری کے وقت مغفرت مانگا کرتے تھے'' (الذاریات: 15-18)

رات کی عبادت اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے اسی لیے فرماتے ہیں: وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴿۷۹﴾ ''اور رات کو تہجد (قیام اللیل) ادا کیجئے یہ آپ کے لیے زائد کام ہے ممکن ہے آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے'' (الاسراء: 79) اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنے والے متقین اور محسنین ہیں جو کہ اللہ کی رحمت اور اس کی جنت کے مستحق ہیں: وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴿۶۴﴾ ''اور جو لوگ اپنے رب کے حضور سجدہ اور قیام میں رات گزارتے ہیں''

فاروق اعظمؓ اور قیام اللیل:

سیدنا فاروق اعظمؓ نصف رات تک قیام کرتے، پھر اپنے گھر والوں کو قیام کے لیے بیدار کرتے اور اُن سے فرماتے نماز، نماز، نماز، اور قرآن کی یہ آیت تلاوت فرماتے: وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ''اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر پابند رہو، ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کرتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق فراہم کرتے ہیں اور آخرت کا اجر متقین کے لیے ہے'' (موطا امام مالک باب صلوۃ اللیل)

اسی طرح ابن عمرؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ رات اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ ''کیا اُس شخص کی روش بہتر ہے یا اس شخص کی جو مطیع فرمان ہے رات کی گھڑیوں میں قیام اور سجدے کرتا ہے اور آخرت (کے انجام) سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت سے اُمیدیں لگائے بیٹھا ہے'' (تفسیر ابن کثیر)

قارئین کرام رمضان المبارک نیکیوں کے موسم بہار کی بابرکت راتوں کو اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر ہمیں اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے کیونکہ رمضان المبارک میں شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ عبادت اس تصور سے کریں کہ شاید یہ ہماری زندگی کا آخری رمضان ہے۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس ماہ مقدس میں دن رات اللہ کی عبادت و ریاضت کر کے اپنے رب کو راضی کر لے اور جنت کا مستحق بن جائے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں زیادہ سے زیادہ نیک و صالح اعمال بالخصوص قیام اللیل کثرت سے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☐☐☐

سنہری موقع

ایسے طلباء جو مدینہ یونیورسٹی میں وظائف کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم کے خواہش مند ہیں اور انھوں نے میٹرک، ایف، اے، بی اے، ایم اے یا اس کے مساوی عامہ، خاصہ، عالیہ، عالمیہ کی ڈگری حاصل کی ہے اور اُن کی عمر 25 سال سے کم ہے وہ درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(منجانب: حافظ احسان الٰہی احمد 0302-3372476)

خطبات جمعۃ المبارک

ماہ رمضان المبارک کی مناسبت سے جامع مسجد تقویٰ اہلحدیث چک پنڈی ضلع گجرات میں حضرت مولانا عبدالغفار صدیقی خطیب مسجد ہذا درج ذیل عنوانات کے حوالہ سے خطبات ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ (1) رحمت خداوندی (2) دعا کی اہمیت (3) توبہ (4) جنت کے حق دار کون؟ (رابطہ نمبرز: 0333-8464179-0306-6262068)

جماعتی خبریں

دعائے صحت کی پُرزور اپیل

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور کے سابقہ مینجر محترم شہادت طور اور محترم قاری فیاض احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور کی والدہ محترمہ اورنوید احمد بھٹی کے والد محترم ان دنوں علیل ہیں قارئین کرام تہہ دل سے اور خصوصی اوقات میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین (دعا گو: وقار عظیم بھٹی میر محمدی)

اظہار تعزیت

ہم اُستاد محترم قاری فیاض احمد کی ہمشیرہ کی وفات پر ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(حافظ عبدالخالق خطیب اعظم گوجرانوالہ)

دعائے صحت

حافظ لقمان عظیم بھٹی کی خالہ اور اویس بھٹی کی والدہ صاحبہ سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تمام قارئین کرام خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

(دعا گو: سرفراز عظیم بھٹی)

جنت میں گھر بنائیں

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

''جو اللہ کیلئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے''

مناواں جی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع وعریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جاری ہے، چھت پر لینٹر پڑ چکا ہے اب اینٹ بجری، ریت، سیمنٹ کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات وخواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین

[منجانب: نعیم احمد 0321-9794129_0345-7656730]

قاری نوید انجم کو صدمہ

قاری محمد نوید انجم خطیب میاں چنوں کے والد محترم چوہدری بشیر احمد گذشتہ دنوں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور علمائے کرام کے بڑے قدردان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ سے قبل شیر پنجاب مولانا منظور احمد نے ان کی خدمات کے حوالہ سے مختصر خطاب کیا۔ نماز جنازہ میں علاقہ بھر کی اہم شخصیات اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کے ساتھ اجر عظیم سے بھی نوازے۔ آمین

(شریک غم: عطاء الرحمن حقانی)

ضرورت قاری

جامعہ ابی ہریرہؓ مسجد طیبہ اہل حدیث شرقپور میں حفظ وتجوید کی کلاس پڑھانے کے لیے ایک سلفی العقیدہ ماہر تجوید وقرأت قاری کی ضرورت ہے جو حفظ القرآن کے ساتھ ساتھ بچوں کو قرأت بھی پڑھا سکیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ کریں معاوضہ معقول دیا جائے گا۔ (0301-4820611)

اظہار تعزیت

مولانا محمد داؤد لائبریرین جامعہ سلفیہ کے بڑے بھائی مسعود اختر مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ جامعہ سلفیہ کے شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جامعہ سلفیہ کے اساتذہ وطلباء کے علاوہ علاقہ بھر سے ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(دعا گو: اساتذہ وطلباء جامعہ سلفیہ)

مبارکباد

ہم شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ امیر جماعت اہلحدیث پاکستان کے انتہائی مشکور ہیں جنھوں نے برادرم محترم حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی حفظہ اللہ کو جماعت اہلحدیث پنجاب کا امیر نامزد کیا ہے۔ ہم اپنے بھائی کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے حفظ وامان میں رکھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے دین حنیف کا کام لے۔ آمین

منجانب؛

مولانا جابر حسین مدنی، شہادت طور، قاری فیاض احمد

حافظ امتیاز احمد، وقار عظیم بھٹی

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف: جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد للہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ: حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ (تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1914ء لاہور)

شعبہ جات: جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے: (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) درس نظامی (3) وفاق المدارس السلفیہ (4) دارالافتاء (5) تصنیف و تالیف (6) فن مناظرہ (7) دعوت والارشاد (8) کمپیوٹر لیب (9) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع: جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع

وظائف: ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت ایک کروڑ دس لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ روپے ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اس لیے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 7-0286-0107066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور، پاکستان

منجانب: **حافظ عبدالغفار روپڑی** ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور 0300-9476230/042-37656730